تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد: ثلاث ساعات | الورقة الاولى: لصحيح البخاری | مجموع الارقام: ۱۰۰

الملاحظة: اجب عن ثلثة اسئلة فقط .

السوال الاول: اوّل مابدء به رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الوحی الرؤیا الصالحة فی النوم فكان لایری رؤیا الاجاءت مثل فلق الصبح ثم حبب الیه الخلاء وكان يخلو بغار حراء فيتحنث فيه .

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) وحی کا لغوی وشرعی معنی اور انبیاء کرام کے حق میں وحی کی اقسام سپرد قلم کریں؟

السوال الثانی: ان ميمونة زوج النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعتقت وليدة لها فقال لها لو وصلت بعض اخوالك كان اعظم لا جرك .

(الف) ترجمہ کریں ورخط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں؟

(ب) العائد فی هبته كالعائد فی قيئه و قال ليس لنا مثل السوء الذی يعود فی هبته كالكلب

عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے رجوع کا حکم بیان کریں؟

(ج) عمریٰ کا لغوی اور شرعی معنی بیان کرتے ہوئے حکم بیان کریں؟

السوال الثالث: خرج رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على قوم من اسلم يتناضلون بالسوق فقال ارموابنی اسماعيل فان ابا كم كان راميا و انا مع بنی فلان لاحد الفريقين فامسكوا بايديهم قال فقال ما لهم قالوا و كيف نرمی و انت مع بنی فلان قال ارموا انا معكم كلكم .

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب بخاری شریف کی احادیث کی روشنی میں لکھیں؟

(ج) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب لکھیں؟

السوال الرابع: (الف) فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم احادیث صحیحہ کی روشنی میں تحریر کریں؟

(ب) ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی تعداد اور اسماء لکھیں؟
(ج) اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مصداق سپرد قلم کریں؟

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الاولىٰ: لصحيح البخاری

الملاحظة: اجب عن ثلثة اسئلة فقط .

السؤال الاول: اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءَ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ .

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟
(ب) وحی کا لغوی وشرعی معنی اور انبیاء کرام کے حق میں وحی کی اقسام سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) مذکورہ حدیث مبارکہ پر اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء نیک (سچے) خوابوں سے ہوئی۔ آپ جو بھی رات کو دیکھتے صبح روشن کی طرح اس کی تعبیر ظاہر ہو جاتی۔ پھر آپ کے دل میں گوشہ نشینی/ خلوت کی محبت ڈال دی گئی آپ خلوت کے لیے غار حرا چلے جاتے اور عبادت میں مشغول رہتے۔

(ب) وحی کا لغوی معنی:

وحی کا لغوی معنی "لکھنا" "اشارہ کرنا، الہام اور" کلام خفی" ہے۔

اصطلاحی معنی: وحی ان کلمات الٰہیہ کو کہتے ہیں جن کو اللہ اپنے انبیاء اور اولیاء کی طرف القاء فرماتا ہے۔ یہ القاء یا تو اس فرشتے کے واسطے سے ہوتا ہے، جو دکھائی دے اور اس کا کلام سنائی دے یا بغیر مشاہدہ سامنے کا کلام سنائی دے یا نبی کے دل میں کوئی بات ڈال دی جائے۔

انبیاء کے حق میں وحی کی اقسام:

انبیاء کرام کے حق میں وحی کی اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

☆ قدیم کلام کا سننا بغیر کسی واسطہ کے۔ ☆ بذریعہ فرشتہ اللہ کا پیغام آنا

السوال الثاني: ان ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم اعتقت وليدة لها فقال لها لو وصلت بعض اخوالك كان اعظم لاجرك.

(الف) ترجمہ کریں اور خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں؟

(ب) العائد في هبته كالعائد في قيئه وقال ليس لنا مثل السوء الذي يعود في هبته كالكلب

عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے رجوع کا حکم بیان کریں؟

(ج) عمری کا لغوی اور شرعی معنی بیان کرتے ہوئے حکم بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ حدیث:

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا تو انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم یہ لونڈی اپنے کسی ماموں کو دے دیتیں تو تمہارے لیے یہ زیادہ اجر کا باعث ہوتا۔

خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق:

اعتقت: صیغہ واحد مونث غائب فعل ماضی معلوم ثلاثی مزید فیہ از باب افعال۔

وصلت: صیغہ واحد مونث حاضر فعل ماضی معلوم مثال واوی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

اعظم: صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل۔

(ب) مذکورہ عبارت کی وضاحت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "ہبہ میں رجوع کرنے والا اس کی مانند ہے جو قے کر کے چاٹ لے۔ ہبہ سے رجوع (واپس لینا) کرنے والا ہونے کے لیے اس سے بری کوئی مثال نہیں جس طرح کتا اپنی قے چاٹ لیتا ہے"۔ ان احادیث میں ہبہ واپس لینے کی مذمت بیان کی گئی ہے کیونکہ ہبہ دینے کا اصل مقصد باہم محبت بڑھانا اور نیکی ہے۔ جبکہ واپس لینے یا رجوع کرنے کے سبب یہ مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایسا کرنے سے موہوب لہ کی دل آزاری ہوتی ہے۔

رجوع کا حکم:

ہبہ کی ہوئی چیز واپس نہ لینا بہتر ہے، اگر مجبوری لاحق ہو جائے تو واپس لینے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ موہوب لہ کے پاس اسی حالت میں موجود ہو۔ ہبہ کی ہوئی چیز موہوب لہ کی ملک ہو جاتی ہے۔

(ج) عمریٰ:

معنی:
...ورثہ کے لیے کسی کو اپنا مکان دے دینا۔

معنی:
...کسی کو اپنا گھر دوسرے شخص کو اس کی عمر بھر دے دینا۔ جب وہ مر جائے تو وہ گھر ... وارث کو پہنچے ...
...ورثاء کی طرف لوٹ آئے گا۔

...جائز ہے، اس کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مبارک ہے ...
...کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ جائز ہے۔

...السوال الثالث: خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم على قوم من أسلم يتناضلون
...فقال ارموا بني إسماعيل فإن أباكم كان راميا وأنا مع بني فلان لأحد الفريقين
...فأمسكوا بأيديهم قال فقال ما لهم قالوا وكيف نرمي وأنت مع بني فلان قال ارموا وأنا
معكم كلكم.

(الف) حدیث مذکورہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟
(ب) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب بخاری شریف کی احادیث کی روشنی میں لکھیں؟
(ج) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب لکھیں؟

جوابات (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔
ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ اسلم کی جانب تشریف لے گئے۔ وہ بازار میں تیر اندازی...
...تھے۔ آپ نے فرمایا: اے بنی اسماعیل! تیر چلاؤ کیونکہ تمہارے والد بھی تیر انداز تھے" اور میں دونوں...
...کرنے والوں میں سے ایک بنی فلاں کی معیت میں ہوں۔ اس پر انہوں نے اپنے ہاتھوں کو روک...
...انہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض کیا ہم کیسے تیر اندازی کریں جبکہ آپ بنو فلاں کی معیت میں ہیں۔
...تم تیر اندازی کرو، میں تم سب کی معیت میں ہوں۔

(ب) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب:

...رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی بیٹی تھیں۔ آپ کا نام فاطمہ
...زہرا، بتول ... ہے۔ ایک روایت کے مطابق آپ اعلان نبوت کے پہلے سال پیدا ہوئیں، بعض

کے نزدیک نبوت کے اعلان سے ایک سال قبل اور ایک روایت کے مطابق پانچ سال قبل پیدا ہوئیں: آپ کی شادی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور آپ کے شکم مبارک سے ان کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ آپ کا وصال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے چھ ماہ بعد 3 رمضان المبارک 11ھ میں ہوا۔

آپ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے ارشادات ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔

۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے گوشت (جگر) کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا، اس نے مجھے ناراض کیا۔

۳- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ سیدۃ نساء العالمین ہیں (تمام جہاں کی عورتوں کی سردار)۔

(ج) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب مبارک:

آپ کا نسب مبارک درج ذیل ہے: محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ۔ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

السوال الرابع: (الف) فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم احادیث صحیحہ کی روشنی میں تحریر کریں؟

(ب) ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی تعداد اور اسماء لکھیں؟

(ج) اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مصداق سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) فضائل صحابہ کرام:

صحابہ کرام کے فضائل سے متعلق متعدد احادیث مروی ہیں:

۱- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کو بُرا بھلا نہ کہو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری (محمد) جان ہے۔ اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے/خیرات کرے تو ان کے ایک مد (ایک سیر) خیرات کرنے کے برابر بلکہ آدھا مد خیرات کرنے کے برابر نہیں ہو سکتا۔

۳- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، پس تم ان میں سے جس

کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہماری امت میں ہمارے صحابہ کی مثال ایسے ہے جیسے
کھانے میں نمک، طعام نمک کے بغیر مزیدار نہیں ہوتا۔
حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس مسلمان کو آگ نہ
چھوئے گی جس نے میری زیارت کی اور جس نے میری زیارت کرنے والوں کی زیارت کی۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کی عزت کرو، وہ تمہارے نیک ترین لوگوں میں سے
پھر وہ جوان کے ساتھ متصل ہیں، پھر وہ جوان کے ساتھ متصل ہیں۔
ان کے علاوہ اور بہت سے فضائل احادیث میں وارد ہیں۔

(ب) ازواجِ مطہرات کی تعداد و اسمائے مبارک:

ازواج مطہرات کی تعداد اور ان کے نکاحوں کی ترتیب میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن گیارہ پر سب کا
اتفاق ہے۔ ازواجِ مطہرات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

۱۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد
۲۔ حضرت عائشہ بنت ابوبکر صدیق
۳۔ حضرت حفصہ بنت عمر فاروق
۴۔ حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان
۵۔ حضرت ام سلمہ بنت ابوامیہ
۶۔ حضرت سودہ بنت زمعہ
۷۔ حضرت زینب بنت جحش
۸۔ حضرت میمونہ بنت حارث
۹۔ حضرت زینب بنت خزیمہ
۱۰۔ حضرت صفیہ بنت حیی
۱۱۔ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہن۔

(ج) اہل بیت کا مصداق:

اہل بیت سے مراد نبی علیہ السلام کی ازواج مطہرات اور حضرت فاطمہ اور ان کی اولاد ہیں۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اهلسنت پاکستان

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد: ثلاث ساعات | الورقة الثانية: لصحیح مسلم | مجموع الارقام ۱۰۰

الملاحظة: اجب عن ثلثة اسئلة فقط .

السوال الاول: عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سلونی، فهابوه ان يسالوه، قال فجاء رجل، فجلس عند رکبتيه، فقال: يا رسول الله، ما الاسلام؟ قال: لا تشرك بالله شيئا و تقيم الصلاة و تؤتی الزكاة، و تصوم رمضان، قال: صدقت، قال: يا رسول الله، ما الايمان؟ قال: ان تومن بالله، و ملائكته، و كتابه، و القائه، و رسله، و تومن بالبعث، و تومن بالقدر كله، قال: صدقت .

(الف) اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) آنے والے "رجل" کا نام بتائیں نیز مذکورہ حدیث کی روشنی میں پانچ علامات قیامت لکھیں؟

السوال الثانی: عن ابی سعيد الخدری، فی حدثيه هذا: ان انا سا من عبد القيس قدموا علی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فقالو: مرنا بامر نامر به من وراء نا، وندخل به الجنة اذا نحن اخذنا به، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امر كم باربع، و انها كم عن اربع: اعبدوا الله ولا تشركو ابه شيئا، و اقيموا الصلاة، و اتوا الزكاة، و صوموا رمضان، و اعطوا الخمس من الغنائم، و انها كم عن اربع: عن الدباء، و الحنتم، و المزفت، و النقير .

(الف) اعراب لگا کر سلیس اُردو کا ترجمہ کریں؟

(ب) الدباء الحنتم، المزفت، النقير کی تشریح کریں؟

السوال الثالث: عن ابن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قال: وقت رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاهل الشام الجحفة، ولاهل نجد، قرن المنازل، ولاهل اليمن، يلملم، قال: فهن لهن، ولمن اتی عليهن من غير اهلهن، ممن اراد الحج و العمرة، فمن كان دونهن فمن اهله، و كذا فكذلك، حتی اهل مكة يهلون منها .

...حدیث مذکور کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟
...میقات کی تعریف کریں نیز اہل مدینہ اور پاکستانیوں کا میقات تحریر کریں؟
...اہل مکہ حج کا اور عمرہ کا احرام کہاں سے باندھیں گے؟

...الرابع: عن كعب بن عجرة رضی الله عنه ان النبیّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مربه و
...الحديبية، قبل ان يدخل مكة و هو محرم و هو يوقد تحت قدر، والقمل يتهافت
...وجهه، فقال: ايؤذيك هوامك هذه؟ قال: نعم، قال: فاحلق راسك .

...سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟
...اگر محرم عذر کی وجہ سے سر منڈوا لے تو قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا حکم تحریر کریں؟
...کون سے چھ جانور ہیں جنہیں حالتِ احرام میں بھی مارنا جائز ہے؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الثانية: لصحيح مسلم

الملاحظة: اجب عن ثلثة اسئلة فقط .

...الاول: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
...فَهَابُوْهُ اَنْ يَّسْاَلُوْهُ، قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ، فَجَلَسَ عِنْدَ رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، مَا
...قَالَ: لَا تُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا وَ تُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَ تَصُوْمُ رَمَضَانَ، قَالَ:
...قَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، مَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَ مَلَائِكَتِهٖ، وَ كِتَابِهٖ، وَلِقَائِهٖ،
...وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ، وَ تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ كُلِّهٖ، قَالَ: صَدَقْتَ .

...اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟
...آنے والے "رجـــل" کا نام بتائیں نیز مذکورہ حدیث کی روشنی میں پانچ علامات قیامت
...لکھیں؟

...(الف) اعراب: سوالیہ حصہ میں اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔
...ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھ
...سے سوال کرو مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ...

روز ایک آدمی حاضر ہوا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دو زانوں ہو کر بیٹھ گیا، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز ادا کرو، زکوۃ دو اور رمضان المبارک کے روزے رکھو، وہ آدمی عرض گزار ہوا: آپ نے سچ فرمایا ہے، پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالی، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس سے ملاقات، اس کے رسولوں، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور تقدیر سے تعلق رکھنے والے تمام امور پر ایمان لانا، اس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔

(ب) "رجل" کا نام:

اس آنے والے "رجل" کا نام حضرت جبرئیل علیہ السلام تھا۔ جو انسانی شکل میں آ کر لوگوں کو دین سکھانے آئے تھے۔

علامات قیامت:

علامات قیامت درج ذیل ہیں:

i- لونڈیاں اپنے آقا کو جنم دیں گی۔

ii- برہنہ بدن، ننگے پاؤں اور بہرے گونگے علاقوں کے سردار بن جائیں گے۔

iii- چرواہے بہت عالیشان عمارتیں تعمیر کرنے لگ جائیں گے۔

iv- یاجوج ماجوج کا خروج

v- سورج کا مغرب سے نکلنا۔

السوال الثانی: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ، فِیْ حَدِیْثِہٖ ھٰذَا: اَنَّ اُنَاسًا مِّنْ عَبْدِ الْقَیْسِ قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوْا: مُرْنَا بِاَمْرٍ نَّاْمُرُ بِہٖ مِنْ وَّرَآءِنَا وَنَدْخُلُ بِہِ الْجَنَّۃَ اِذَا نَحْنُ اَخَذْنَا بِہٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰمُرُکُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْھَاکُمْ عَنْ اَرْبَعٍ: اعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا، وَاَقِیْمُوا الصَّلَاۃَ، وَاٰتُوا الزَّکَاۃَ، وَصُوْمُوْا رَمَضَانَ، وَاَعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْغَنَائِمِ، وَاَنْھَاکُمْ عَنْ اَرْبَعٍ: عَنِ الدُّبَّاءِ، وَ الْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ، وَالنَّقِیْرِ .

(الف) اعراب لگا کر سلیس اُردو کا ترجمہ کریں؟

(ب) الدباء الحنتم، المزفت، النقیر کی تشریح کریں؟

(الف) اعراب:

...میں اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔

...حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالقیس کے کچھ لوگ رسول اللہ کی ...اور عرض کیا: ہمیں آپ کوئی ایسا حکم دیں جسے ہم اپنے قبیلہ والوں کو پہنچا دیں اور اس پر ہم ...ہو کر جنت میں داخل ہو جائیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں ...اور چار چیزوں سے منع کر رہا ہوں، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ...قائم کرو، زکوۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرو۔ میں چار ...منع کرتا ہوں: دباء، حنتم، مزفت اور نقیر ہرگز استعمال نہ کرو۔

...اصطلاحات کی تشریح:

...کی تشریح: سوکھا کدو، جو برتن کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس میں بھی نبیذ بنائی جاتی ہے اور ...بنانے سے جلدی اس میں شدت آ جاتی ہے۔ اُردو میں اسے "تونبی" کہتے ہیں۔ یعنی "تلخ ...یا پھیکا سوا ہوتا ہے۔ اس کو فقیر سکھا کر کشکول بناتے ہیں۔

...کی تشریح: حنتم کے معنی ہیں روغنی گھڑا۔ جب اس میں نبیذ بنائی جائے، تو اس میں جلدی ...ہو جاتا ہے۔

...کی تشریح: تارکول پھیرا ہوا گھڑا، اس میں بھی نبیذ بنانے سے جلدی نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ...کے نزدیک ان برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت پہلے تھی، پھر منسوخ ہو گئی۔ پہلے اس لیے ...شراب کے برتن دیکھ کر لوگوں کو شراب یاد نہ آئے۔ پھر جب شراب سے طبیعتیں ہٹ گئیں، تو ...ہو گئی۔ اس حوالے سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ ہے کہ آپ نے فرمایا: ...میں نے کچھ برتنوں سے روکا تھا، اب جان لو کہ کوئی برتن نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ حرام کرتا ...ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

...نقیر کی تشریح: اس کا معنی ہے کریدنا، کھودنا۔ لوگ درخت کے تنے کو کھود کر برتن بناتے تھے، اس ...بنانے سے اس میں جلدی نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

...الثالث: عن ابن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قال: وقت رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ ...لاهل الشام الجحفة، ولاهل نجد، قرن المنازل، ولاهل اليمن، يلملم، قال: فهن ...ولمن أتى عليهن من غير اهلهن، ممن اراد الحج و العمرة، فمن كان دونهن فمن ...وكذاك وكذلك، حتى اهل مكة يهلون منها . . .

(الف) حدیث مذکور کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟
(ب) میقات کی تعریف کریں نیز اہل مدینہ اور پاکستانیوں کا میقات تحریر کریں؟
(ج) مکی لوگ حج کا اور عمرہ کا احرام کہاں سے باندھیں گے؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قرن، اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا۔ یہ مواقیت وہاں کے رہنے والوں کے لیے بھی اور جو دوسری جگہوں سے ان کی حدود میں آتے ہیں چاہے ان کا حج کا ارادہ ہو یا عمرہ کا۔ جو لوگ ان مواقیت کی حدود میں ہوں وہ اسی مقام پر سے احرام باندھیں۔ یہاں تک کہ مکہ والے مکہ مکرمہ سے احرام باندھیں۔

(ب) میقات کی تعریف:

میقات اس مقام کو کہتے ہیں جہاں سے حج وعمرہ کے لیے کہ مکہ جانے والے کو بغیر احرام وہاں سے آگے جانا جائز نہیں اگرچہ تجارت وغیرہ کسی اور غرض سے جاتا ہو۔

اہل مدینہ کا میقات:

اہل مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ (بئر علی) ہے۔

اہل پاکستان کا میقات:

پاکستان سے جانے والی کا میقات یلملم ہے۔

(ج) اہل مکہ کا میقات:

مکی لوگ حج کا اور عمرہ کا احرام مکہ مکرمہ سے باندھیں گے۔

السوال الرابع: عن كعب بن عجرة رضى الله عنه ان النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مربه و هو بالحديبية، قبل ان يدخل مكة و هو محرم و هو يوقد تحت قدر، والقمل يتهافت على وجهه، فقال: ايوذيك هو امك هذه؟ قال: نعم، قال: فاحلق راسك .
(الف) سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟
(ب) اگر محرم عذر کی وجہ سے سر منڈ والے تو قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا حکم تحریر کریں؟
(ج) وہ کون سے چھ جانور ہیں جنہیں حالتِ احرام میں بھی مارنا جائز ہے؟

(الف) ترجمہ:

حضرت کعب بن عمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام حدیبیہ میں تھے۔ ابھی مکہ میں داخل نہ ہوئے تھے، میں حالت احرام میں دیگچی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور میرے چہرے کے اوپر جوؤں کا گرنا ہو رہا تھا، تو انہوں نے ارشاد فرمایا: کیا تم کو ان جوؤں نے تکلیف دے رکھی ہے؟ عرض کی: جی ہاں، ارشاد فرمایا: پھر سر کو منڈوالو۔

بوجہ عذر محرم کو سر منڈوانے کا حکم:

محرم عذر کی وجہ سے سر منڈوالے، تو ایسا کرنا جائز ہے لیکن اس کا فدیہ ادا کرنا ہوگا۔ چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا یا تین دن روزے رکھنا یا قربانی کرنا۔ اس کی دلیل قرآن وسنت کے مطابق درج ذیل

قرآن کی روشنی میں:

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ

ترجمہ: پس جو تم میں مریض ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو، تو وہ اس (سر منڈوانے) کے بدلے میں روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔

حدیث مبارکہ کی روشنی میں:

حضرت کعب بن عمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حدیبیہ والے سال ان کے پاس سے ہوا، تو دریافت کیا ان جوؤں نے تم کو تکلیف دے رکھی ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: سر کو منڈوالو۔ ان کے بعد ایک بکری کو ذبح کر ڈالو یا تین روزے رکھ لو یا تین صاع کھجوریں چھ مساکین کو کھلا ڈالو۔

(د) حالت احرام میں مارنے جانے والے جانوروں کے نام:

١۔ چیل ٢۔ سفید اور کالا کوا ٣۔ کاٹنے والا کتا
٤۔ چوہا ٥۔ سانپ ٦۔ بچھو



تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

مجموع الارقام
۱۰۰

الوقت المحدد — الورقة الثالثة: — لجامع الترمذی
ثلاث ساعات

الملاحظة: اجب عن ثلثة اسئلة فقط .

السوال الاول: جابر بن سمرة رضی الله عنه نزل رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علی ابی ایوب رضی الله عنه و کان اذا اکل طعاما بعث الیه بفضله فبعث الیه یوم طعام ولم یاکل منه النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلما اتی ایوب النبی علیه السلام فذکر ذلك له فقال النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فیه الثوم فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احرام هو قال لا ولکنی اکرهه من اجل ریحه .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ صیغے حل کریں نیز کچے اور پکے لہسن کے کھانے کا حکم ایک ہے یا مختلف؟

السوال الثانی: (۱) عن انس رضی الله عنه ان النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهی ان یشرب الرجل قائما فقیل الاکل قال ذاك اشد .

(۲) عن ابن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قال کنانا کل علی عهد رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و نحن نمشی و نشرب و نحن قیام .

(الف) دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں اور بظاہر تضاد کا جواب کیا ہے؟

(ب) آب زم زم کھڑے ہو کر پینے کی حکمت کیا ہے؟ جب کہ دیگر پانی کھڑے ہو کر پینا منع ہے۔

السوال الثالث: عن ابی هریرة رضی الله عنه قال اتی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بلحم فدفع الیه الذراع و کان یعجبه فنهس منها .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم جن چیزوں کو کھانا پسند فرماتے تھے ان میں سے پانچ کے نام لکھیں؟

(ب) کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں کوئی دو احادیث مبارکہ تحریر کریں؟

السوال الرابع: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل پر پندرہ سطروں پر مشتمل مضمون قلمبند کریں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الثالثة: لجامع الترمذی

جابر بن سمرة رضی الله عنہ نزل رسول الله صلی الله علیہ وسلم علی ... الله عنہ وکان اذا اکل طعاما بعث الیہ بفضلہ فبعث الیہ یوما بطعام ولم ... النبی صلی الله علیہ وسلم فلما اتی ابو ایوب النبی علیہ السلام فذکر ذلک لہ ... النبی صلی الله علیہ وسلم فیہ الثوم فقال یا رسول الله صلی الله علیہ وسلم احرام ... ولکنی اکرهہ من اجل ریحہ.

... حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

... کشیدہ صیغے حل کریں نیز کچے اور پکے لہسن کے کھانے کا حکم ایک ہے یا مختلف؟

(الف) اعراب:

... میں اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔

... "حضرت جابر بن سمرۃ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ... ایوب کے ہاں پڑاؤ کیا۔ اور جب نبی علیہ السلام کچھ کھا لیتے تو بچا ہوا (کھانا) ابوایوب کی طرف ... دیتے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا حضرت ابوایوب کو بھجوایا اور آپ صلی اللہ علیہ ... میں سے کچھ بھی نہیں کھایا تھا، پس جب حضرت ابوایوب نبی علیہ السلام کے پاس آئے اور اس ... آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اس میں لہسن موجود تھا۔ پس حضرت ... نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، لیکن میں اسے اس کی بُو کی ... وجہ سے ناپسند کرتا ہوں"۔

... خط کشیدہ صیغے:

اکل: صیغہ واحد مذکر غائب بحث اثبات فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد مہموز الفاء از باب نَصَرَ یَنْصُرُ۔

... صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب سَمِعَ یَسْمَعُ۔

... واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب فَتَحَ یَفْتَحُ۔

... لہسن کھانے کا حکم:

... لہسن کا حکم ایک نہیں بلکہ مختلف ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے "عن علی قال نهی ... صلی الله علیہ وسلم عن اکل الثوم الا مطبوخا" کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے لہسن کے کھانے سے منع فرمایا مگر یہ کہ پکا ہوا ہو"۔ (تو اس کا حکم مختلف ہے) کیونکہ پکنے کی وجہ سے اس کی بُو ختم ہو جاتی ہے۔

السوال الثانی: (۱) عن انس رضی اللہ عنہ ان النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نھی ان یشرب الرجل قائما فقیل الاکل قال ذاکَ اشد ۔

(۲) عن ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قال کنانا کل علی عهد رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ و نحن نمشی و نشرب و نحن قیام ۔

(الف) دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں اور بظاہر تضاد کا جواب کیا ہے؟

(ب) آبِ زم زم کھڑے ہو کر پینے کی حکمت کیا ہے؟ جب کہ دیگر پانی کھڑے ہو کر پینا منع ہے۔

جوابات: (الف) ۱- ترجمہ حدیث:

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھانے کا حکم دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ زیادہ شدید (برا) ہے"۔

۲- ترجمہ حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں چلتے پھرتے کھا لیا کرتے تھے اور کھڑے ہو کر پانی پی لیا کرتے تھے"۔

رفع تضاد: بظاہر تو دونوں حدیثیں متعارض ہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ احادیث میں تعارض نہیں، کیونکہ نہی تنزیہی ہے۔ صحابہ کرام کا عمل بیان جواز کے لیے ہے۔ مختار یہ ہے کہ چلتے پھرتے اور کھڑے ہو کر کھانا پینا نہیں چاہیے اگرچہ جائز ہے۔

بعض محدثین کہتے ہیں کہ ممانعت کا تعلق اس شخص سے ہے جو اپنے ساتھیوں کے لیے پانی لائے اور جلدی کر کے کھڑے کھڑے ان سے پہلے ہی پی لے اور ان کی رعایت نہ کرے۔

کھڑے ہو کر پینے کی نہی جب تنزیہی ہے تو اولیٰ یہی ہے کہ کھڑا ہو کر نہ پئے۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات کی تصریح ہے کہ لہسن کا کھانا مباح ہے لیکن اس شخص کے لیے مکروہ ہے جو جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ رکھتا ہو یعنی لہسن کھا کر نماز کے لیے مسجد میں جانا مکروہ ہے۔ اسی طرح بعض محدثین فرماتے ہیں کہ کچے پیاز اور لہسن کے کھانے سے ممانعت ہے پکے ہوئے سے نہیں۔ اصح یہ ہے کہ وہ نہی بھی تنزیہی ہے تحریمی نہیں۔ جو شخص یہ چیزیں کھائے وہ اس وقت تک گھر میں بیٹھے جب تک کہ بُو باقی ہو مسجد میں نہ جائے کہ ایسی حالت میں مسجد جانا مکروہ ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد کا یہی مختار ہے۔

) آب زم زم کھڑے ہو کر پینے میں حکمت:

بعض فقہی روایات میں ہے کہ زمزم اور وضو کا پانی کھڑے ہو کر پئیں اور باقی پانی بیٹھ کر۔ زمزم پانی کی ... کی وجہ یہ ہے کہ ماء زمزم میں مطلوب یہ ہے کہ اس کی برکت تمام اعضاء کو پہنچے اور ایسا کھڑے ہو کر ... ہی ہو سکتا ہے۔ اسی طرح وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینے میں بھی یہی حکمت ہے۔ دونوں پانی ... کھڑے ہو کر پینے میں طہارت ظاہری اور طہارت باطنی کو جمع کرنا بھی ہے۔

... الثالث: عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال اتی النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بلحم ... الذراع و کان یعجبه فنهس منها .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم جن چیزوں کا کھانا پسند فرماتے تھے ان میں سے پانچ کے نام لکھیں؟

(ب) کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں کوئی دو احادیث مبارکہ تحریر کریں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں گوشت لایا گیا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ گوشت رکھا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بہت پسند فرمایا اور آپ علیہ السلام نے اس سے دانتوں کے ذریعے نوچ کر تناول فرمایا۔

پسندیدہ اشیاء کے نام:

۱- شہد ۲- میٹھی چیز ۳- کدو ۴- ران کا گوشت
۵- جو کی روٹی ۶- کھجور ۷- ثرید ۸- تلبینہ

ب) کھانے سے قبل تسمیہ کے بارے احادیث:

۱ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوش تربیت میں تھا اور میرا ہاتھ پیالہ میں گردش کرتا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: "اللہ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ"۔

۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے، تو شیطان کہتا ہے کہ تمہارے لیے (اس گھر میں) رات گزارنے کی جگہ ہے اور نہ ہی رات کا کھانا ہے۔

۳ حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کھانے پر ...

نہ پڑھی جائے شیطان کے لیے وہ کھانا حلال ہو جاتا ہے۔

السوال الرابع: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل پر پندرہ سطروں پر مشتمل مضمون قلمبند کریں؟

جواب: شمائل مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اف تک نہ کہا۔ یہ نہ کہا: یہ کیوں کیا اور کیوں نہ کیا" خواہ ان کا تعلق امور دنیا سے تھا یا امور دین سے۔ اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے اچھے اخلاق والے تھے۔ حضور نے مجھے ایک دفعہ کسی کام کے لیے بھیجا تو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نہ جاؤں گا۔ میرے دل میں یہ تھا کہ اس کام کے لیے جاؤں جس کا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ چنانچہ میں روانہ ہو گیا حتیٰ کہ میں کچھ بچوں پر گزرا جو بازار میں کھیل رہے تھے۔ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پیچھے سے میری گردن پکڑ لی۔ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے۔ فرمایا: اے انس! کیا تم وہاں جا رہے ہو جہاں جانے کا میں نے تم کو حکم دیا تھا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں جا رہا ہوں۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال شفقت اور حسن اخلاق ہی ہے۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا کہ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن تھا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کی عملی تفسیر ہیں۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی علیہ السلام کے خلق کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے سورۃ مومنون کی ایک سے دس تک کی آیتیں پڑھی اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق سب سے اچھا تھا۔ آپ کو صحابہ اور اہل بیت میں سے جو بھی بلاتا تو آپ فرماتے: "لبیک"۔

اسی طرح حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے میرے رب نے ادب سکھایا سو اچھا ادب سکھایا۔ یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال واعلیٰ اخلاق و عادت کی دلیل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ نہ طبعاً فحش گفتار تھی اور نہ تکلفاً۔ نہ ہی آپ بازار میں بلند آواز سے باتیں کرتے اور نہ برائی کا جواب برائی سے دیتے بلکہ معاف اور درگزر فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ مبارک سے نہیں مارا ماسوائے جہاد فی سبیل اللہ کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی سائل کو لفظ "نہیں" سے جواب نہیں دیا۔

ع "نہیں" سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

آپ تحفہ قبول فرماتے اور جواباً تحفہ پیش بھی کرتے۔ اپنے گھر کا کام خود ہی کر لیتے۔ الغرض! نبی علیہ السلام کی ذات اخلاق و عادات میں اکمل تھی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وانك لعلى خلق عظيم"۔

☆☆☆

[illegible]

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

[illegible] (سال دوم) [illegible] 2024ء / ۱۴۴۵ھ

[illegible] الورقة الرابعة مجموع الارقام

[illegible] الوقت [illegible] ١٠٠

[illegible] الحديث: اجب عن الاسئلة كلها

السؤال الاول: (الف) عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يتصدق المرء في حياته بدرهم خير له من ان يتصدق بمائة عند موته.

(ب) عن ابن عباس [illegible] الوصية للوالدين و الاقربين فكانت الوصية [illegible] حتى نسختها آية الميراث.

(ج) ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني فقير ليس لي شيء ولي يتيم قال كل من مال يتيمك غير مسرف ولا مبادر ولا متاثل.

[illegible] ترجمہ و تشریح کریں؟

السؤال الثاني: عن ابن عباس قال بينما النبي صلى الله عليه وسلم يخطب اذا هو برجل قائم في الشمس فسال عنه فقالوا هذا ابو اسرائيل نذر ان يقوم ولا يقعد ولا يستظل ولا يتكلم ويصوم قال مروه فليتكلم وليستظل وليقعد وليتم صومه.

[illegible] کا ترجمہ کریں؟

[illegible] کریں؟

[illegible] کریں؟

السؤال الثالث: عن عمير بن هانئ العنسي قال سمعت عبد الله بن عمر يقول كنا قعودا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الفتن فاكثر في ذكرها حتى ذكر فتنة الاحلاس فقال قائل يا رسول الله و ما فتنة الاحلاس؟ قال هي هرب وحرب ثم فتنة السراء دخنها من تحت قدمي رجل من اهل بيتي.

[illegible] کا ترجمہ و تشریح کریں؟

فتنة السراء، فتنة الدهيماء، فتنة الاحلاس کی مکمل وضاحت کریں؟

[illegible]

السوال الرابع: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قالت قرأ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هذه الآية هو الذي انزل عليك الكتب منه ايات محكمات الى "اولى الالباب" قالت قالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاذا رايتم الذين يتبعون ماتشابه منه فاولئك الذين سمى الله فاحذروهم .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے بتائیں کہ محکمات اور متشابہات سے کیا مراد ہیں؟ تحریر کریں؟

(ج) خط کشیدہ صیغے شش اقسام اور ہفت اقسام میں کیا ہیں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الرابعة: السنن لابی داؤد

السوال الاوّل: (الف) عن ابی سعید الخدری ان رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال لان يتصدق المرء فی حيوته بدرهم خيرله من ان يتصدق بمائة عند موته .

(ب) عن ابن عباس ان ترك خير الوصية للوالدين و الاقربين فكانت الوصية كذٰلك حتّٰى نسختها اٰية الميراث .

(ج) ان رجلا اتى النبیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال انی فقير ليس لی شیء ولی يتيم قال فكل من مال يتيمك غير مسرف ولا مبادر ولا متاثل .

مذکورہ تینوں احادیث مبارکہ کا ترجمہ و تشریح و توضیح تحریر کریں؟

جوابات: (الف) حدیث کا ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی حیات/ زندگی میں صرف ایک درہم صدقہ کرتا ہے، تو اس سے بہتر ہے کہ اپنی موت کے قریب سو درہم صدقہ کرے۔

تشریح وتوضیح: مذکورہ حدیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے کہ صدقہ دینے کا کون سا وقت بہتر ہے؟ اور صدقہ بلا کو ٹالتا ہے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ اس وقت دو جب تم تندرست، حریص اور بقائے حیات ہو اور تمہیں فقر کا خوف ہو، کیونکہ اپنا مال کسی کو دینا ایک مشکل امر ہوتا ہے۔ صدقہ و

...اس وقت تک موخر نہ کرو کہ تمہاری جان حلق میں آ گئی ہو، کیونکہ مذکورہ بالا صورتوں میں دیا ہوا کم
...صدقے سے افضل ہے جو تم حالت موت میں دیتے ہو۔

...) حدیث کا ترجمہ:

...حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر مال چھوڑتے تو وصیت والدین اور اقرباء کے
...لیے ہی ہوتی تھی حتی کہ اسے آیت میراث نے منسوخ کر دیا۔

...تشریح و توضیح: اس حدیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے کہ پہلے وصیت اپنے والدین اور اقرباء کے
...تھی۔ جس کا قرآن مجید میں بھی ذکر کیا گیا ہے لیکن بعد میں یہ آیت مبارکہ منسوخ ہو گئی جس کی
...یہ تھی کہ والدین اور اقرباء کو اصحاب فرائض ہونے کی وجہ سے حصہ مل جاتا ہے۔ لہٰذا وصیت
...داروں کے حق میں کرنی چاہیے جو وارث نہ ہو، تاکہ انہیں بھی مال کا کچھ حصہ مل سکے، جس سے ان
...داری اور غربت دور ہو جائے اور انہیں کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے اور وہ ایک باعزت
...زندگی... اس کا فائدہ وصیت کرنے والے کو یہ ہو سکتا ہے کہ اس کے ذریعے اس کی مغفرت ہو جائے
...اسے تقویٰ و شہادت کا مقام مل جائے۔

...) حدیث مبارکہ کا ترجمہ:

...ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: میں فقیر ہوں میرے پاس کچھ نہیں ہے،
...ایک یتیم کا ولی ہوں فرمایا: تم یتیم کا مال کھا لیا کرو سوائے اسراف کے سوائے جلدی کرنے اور سوائے جمع
...کرنے کے۔

...تشریح و توضیح: پہلے لوگ یتیموں کا مال کھا لیا کرتے مگر جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی "جو لوگ
...کا مال ظلماً کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں۔ عنقریب وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں
...جائیں گے"۔ جس کی وجہ سے لوگوں نے یتیموں کے پاس جانا اور ان مال کے کھانے کو چھوڑ دیا۔ پھر
...آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ "وہ آپ سے یتیموں کے مال کے بارے میں سوال کرتے ہیں، تو فرما
...دیجیے ان کی اصلاح کرنا نیکی ہے ان کو اپنے ساتھ شامل کر لو تو وہ تمہاری بھائی ہیں"۔
...اس حدیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر یتیم کی کفایت کرنے والا مفلس ہو اور یتیم مالدار ہو تو وہ
...(کفالت کرنے والا) اس کے مال کو اس کی تعلیم و تربیت پر خرچ کر سکتا ہے۔ اس کی ضروریات کو پورا
...کرنے کے ساتھ خود بھی اس میں شامل ہو سکتا ہے لیکن یہ مال خرچ کرتے وقت وہ ذہن میں رکھے کہ اس
...مال کو فضول کاموں میں خرچ نہ کرے اور نہ اس کی نیت اسے اپنے لیے جمع کرنا ہو اور نہ ہی اس کی
...یہ ہو کہ یتیم کے سن بلوغت تک پہنچنے سے پہلے پہلے اس کا مال ختم کر دے۔

السوال الثانی: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فِي الشَّمْسِ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا هٰذَا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُوْمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَ يَصُوْمَ قَالَ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَ لْيَسْتَظِلَّ وَ لْيَقْعُدْ وَ لْيُتِمَّ صَوْمَهُ .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) کفارہ نذر و یمین تحریر کریں؟

(ج) خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص کو دھوپ میں کھڑا دیکھا تو اس کے بارے میں دریافت کیا، لوگوں نے عرض کیا: اس نے نذر مان رکھی ہے کہ کھڑا رہے گا نہ بیٹھے گا اور نہ سایہ میں جائے گا نہ کلام کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے کہو کلام کرے، سایہ میں جائے، بیٹھ جائے اور اپنے روزہ کو مکمل کرلے۔

(ب) کفارہ:

نذر: ''نذر کا کفارہ قسم کا ہی کفارہ ہے یعنی دس مسکینوں کو کھانا کھلانا درمیانی قسم کا، یا تین روزے رکھنا یا غلام آزاد کرنا ہے''۔ یہ حدیث مبارکہ ہے۔

قسم: قرآن مجید سے ثابت ہے کہ قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا، یا غلام آزاد کرنا یا تین روزی رکھنا ہے۔

(ج) خط کشیدہ صیغے:

یقوم: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف اجوف واوی از باب نَصَرَ يَنْصُرُ۔

لا يَسْتَظِلَّ: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی معلوم ثلاثی مزید از باب استفعال۔

السوال الثالث: عن عمير بن هانی العنسی قال سمعت عبد الله بن عمر يَقُوْلُ كنا قعود اعند رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فذكر الفتن فاكثر فی ذكرها حتٰی ذكر فتنة الاحلاس فقال قائل يا رسول الله و ما فتنة الاحلاس؟ قال هرب وحرب ثم فتنة السراء دخنها من تحت قدمی رجل من اهل بيتی .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ و تشریح کریں؟

(ب) فتنة السراء، فتنة الدهيماء، فتنة الاحلاس کی مکمل وضاحت کریں؟
(ج) "کما قعودًا" کے "قعودًا" کے منصوب ہونے کی وجہ کیا ہے؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک دفعہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے، آپ نے فتنوں کا ذکر کیا۔ آپ نے تفصیل سے ان کا تذکرہ کیا۔ آپ نے "احلاس" کے فتنہ کا تذکرہ کیا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! "احلاس" کا فتنہ کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: (جان بچانے کے لیے) بھاگنا اور جنگ ہے۔ پھر فتنہ سراء کا ذکر ہوا۔ جس کا فساد میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کے قدموں کے نیچے ہوگا۔

توضیح وتشریح: اس روایت میں مختلف فتنوں کو بالتفصیل بیان کرنے کا تذکرہ ہے۔ آپ نے فتنوں کی تفصیل بیان کر کے ان سے محفوظ رہنے کا درس دیا ہے۔ تا قیامت فتنے برپا ہوتے رہیں گے۔ مسلمانوں کو ان سے حفاظت کا التزام کرنا ہوگا۔ معاشرے میں اسلامی تعلیمات کے منافی برانگیختہ والی تحریک فتنہ ہے۔ اس کے اپنے گمراہ کن کچھ اغراض ومقاصد ہوتے ہیں مثلاً فتنہ خوارج جس کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوب سرکوبی کی تھی۔ متعدی بلا سے محفوظ رہنے کے لیے دوسرے مقام یا شہر کی طرف منتقل ہونا بھی فتنہ ہے اور جنگ بھی ایک متعدی مرض سے کم نہیں ہوتی۔ اس لیے اس کے نتیجہ میں بے شمار نفوس لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔ عصر حاضر میں سب سے بڑا فتنہ قادیانیت ہے۔ جس کی علمی اور سیاسی سطح پر امام شاہ احمد نورانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سرکوبی فرمائی۔ اس فتنہ کے خاتمہ کے لیے مزید کوشش کی ضرورت ہے، کیونکہ یہ فتنہ وطن، ایمان اور معاشرے کا دشمن ہے۔ اس فتنہ سے باخبر ہونا اور اسے دبانے کے جہاد میں شامل ہونا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

(ب) مذکورہ فتنوں کی وضاحت:

ایک روایت میں "فتنہ السراء" اور "فتنہ الدھیماء" کی تفصیل مذکور ہے۔ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "فتنہ السراء" کا ذکر کیا جو میرے اہل بیت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے ظاہر ہوگا۔ "یہ سمجھے کہ اس کا مجھ سے تعلق ہے، حالانکہ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا، کیونکہ میرے ساتھی پرہیزگار لوگ ہیں۔ پھر لوگ ایسے شخص کو اپنا امیر مقرر کرلیں گے، جو پسلی پر سرین کی طرح ہوگا۔

پھر آپ نے "فتنة الدهيماء" کا ذکر کیا، جو اس امت کے کسی بھی فرد کو نہیں چھوڑے گا۔ اسے

کم از کم طمانچہ ضرور مارے گا۔ جب یہ کہا جائے گا کہ اب ختم ہونے لگا ہے، تو وہ مزید ابھرے گا۔ اس میں صبح کے وقت بندہ مومن کا ہو گا اور شام کے وقت کافر ہو گا۔ یہاں تک کہ لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو چکی ہوں گے۔ ایک گروہ میں صرف ایمان ہو گا اور اس میں کوئی نفاق نہیں ہو گا اور ایک گروہ میں صرف نفاق ہو گا اس میں کوئی ایمان نہیں ہو گا۔ جب ایسی صورت حال پیش آئے، تو اسی دن یا اس سے اگلے دن دجال کے آنے کا انتظار کرنا۔

۳- فتنۃ الاحلاس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے فتنوں کا تذکرہ کیا، آپ نے کثرت سے ان کا تذکرہ کیا۔ آپ نے "احلاس" کے فتنہ کا تذکرہ کیا، ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! احلاس کا فتنہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جان بچانے کے لیے بھاگنا ہو گا اور جنگ ہو گی۔

(ج) کنا قعوداً میں قعوداً کے منصوب ہونے کی وجہ:

قعوداً اس لیے منصوب ہے، کیونکہ یہ کان کی خبر ہے۔

السوال الرابع: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ اِلٰى "اُولِی الْاَلْبَابِ" قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے بتائیں کہ محکمات اور متشابہات سے کیا مراد ہیں؟ تحریر کریں۔

(ج) خط کشیدہ صیغے شش اقسام اور ہفت اقسام میں کیا ہیں؟

جوابات: (الف) اعراب:

سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی: "وہی ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی۔ جس میں محکمات آیات ہیں یہی کتاب کی اصل ہیں تاکہ عبرت حاصل کریں"۔ آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیات کی پیروی کر رہے ہیں۔ پس یہی وہ لوگ ہیں جن کا نام اللہ

زلہا ہے پس ان سے دور/الگ رہو۔
(ب) تشریح حدیث مبارکہ: اس حدیث مبارکہ میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں بدعتی لوگ پیدا ہوتے رہیں گے، جن سے بچنا ضروری ہے۔ محکمات و متشابہات آیات اس لیے اتاری گئیں تا کہ دلوں کو ایمان کے لیے پرکھا جائے۔ پس جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہ آیتوں کی پیروی کرتے ہیں تا کہ اس سے زمین پر فتنہ وفساد پھیلائیں۔ لہٰذا ایسے لوگوں سے بچنے میں ہی کامیابی ہے، کیونکہ محکمات آیات ہی قرآن کی اصل ہیں پس جو سچے مومن ہیں وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں محکمات ومتشابہات سارے کا سارا قرآن اللہ تعالیٰ نے ہی نازل فرمایا ہے۔ اور وہ حق ہے۔
محکمات: محکمات ان آیات کو کہتے ہیں، جو ظاہر اور واضح ہوں اور اس میں کسی تاویل کی ضرورت نہ ہو مثلاً عذاب وثواب، حلال وحرام اور امر ونہی کا حکم وغیرہ۔
متشابہات: متشابہات ان آیات کو کہا جاتا ہے جن میں مختلف معانی کا احتمال پایا جاتا ہو جیسا کہ حروف مقطعات۔

یا

وہ آیات جن کے ظاہری معانی واضح نہ ہوں اور نہ ہی سمجھ میں آتے ہوں اور اگر سمجھ آ بھی جائیں تو وہ معنی مراد نہیں ہوتے جیسے ید اللہ (اللہ کا ہاتھ) وغیرہ۔

(ج) خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

رَاَیْتُم: جمع مذکر حاضر فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد مہموز العین ناقص یائی از باب فَتَحَ یَفْتَحُ
سَمّٰی: واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ ناقص یائی از باب تفعیل۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد الورقة الخامسة: مجموع الارقام

ثلاث ساعات سنن النسائی و ابن ماجة ۱۰۰

نوٹ: ہر قسم سے دو دو سوالات حل کریں؟

القسم الاوّل ...... سنن النسائی

السوال الاول: عَنْ عَائِشَةَ ان فتادة دخلت عليها فقالت ان ابى زوجنى ابن اخيه ليرفع بى خسيسته و انا كارهة فقالت اجلسى حتى يأتى النَّبِىُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فجاء رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاخبرته فارسل الى ابيها فدعاه فجعل الامر اليها فقالت يا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد اجزت ما صنع ابى و لكن اردت ان اعلم النساء من الامر شىء .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے باکرہ کے نکاح "باذنها و بغير اذنها" کا حکم تحریر کریں؟

السوال الثانی :۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهَا قالت دخل على رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و عندى رجل قاعدا شتد ذلك عليه و رايت الغضب فى وجهه فقلت يا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه اخى من الرضاعة فقال انظرن ما اخوانكن و مرة اخرى انظرن من اخوانكن من الرضاعة فان الرضاعة عن المجاعة .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے مقدار رضاعت اور مدت رضاعت میں اختلاف ائمہ تحریر کریں؟

السوال الثالث: عن ابن عمر قال لعن رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الواصلة و المستوصلة و الواشمة و الموتشمة ۔ عن عبد الله قال لعن الله المتمصات و المتفلجات الا العن من لعن رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(الف) مذکورہ دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کی صرفی تحقیق کریں؟

القسم الثانی ...... ابن ماجہ

السوال الرابع: عن ابی هريرة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعلموا القرآن و اقرؤه و ارقد و افان مثل القرآن و من تعلمه فقام به كمثل جراب محشو مسكا يفوح ريحه كل مكان و مثل من تعلمه فرقد و هو في جوفه كمثل جراب او كي على مسك .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے قرآن وحدیث کی روشنی میں علم وعلماء کی فضیلت پر نوٹ لکھیں؟

السوال الخامس: عن انس بن مالك قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طلب العلم فريضة على كل مسلم و اضع العلم عند غير اهله كمقلد الخنازير الجوهر و اللؤلؤ و الذهب .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور تشریح وتوضیح سپرد قلم کریں؟

(ب) نااہل کے سامنے علم پیش کرنے والے کو خط کشیدہ کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ تحریر کریں؟

السوال السادس : عن سهل بن سعد الساعدى قال اتى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دلنى على عمل اذا انا عملته احبنى الله و احبنى الناس فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ازهد فى الدنيا يحبك الله وازهد فيما فى ايدى الناس يحبوك .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) خط کشیدہ کی صرفی تحقیق کریں؟

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الخامسة: سنن النسائی و ابن ماجة

القسم الاوّل ...... سنن النسائی

السوال الاوّل: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَتَاةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَقَالَتْ اِنَّ اَبِىْ زَوَّجَنِىْ ابْنَ اَخِيْهِ لِيَرْفَعَ

بِي خَسِيْسَتَهُ وَ اَنَا كَارِهَةٌ فَقَالَتْ اِجْلِسِيْ حَتّٰى يَأْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْهَا فَدَعَاهُ فَجَعَلَ الْاَمْرَ اِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَزْتُ مَا صَنَعَ اَبِيْ وَ لٰكِنْ اَرَدْتُ اَنْ اَعْلَمَ اَلِلنِّسَاءِ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ.

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے باکرہ کے نکاح "باذنھا و بغیر اذنھا" کا حکم تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

سوالیہ حصہ میں اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (فرماتی ہیں) کہ ایک دن ایک جوان لڑکی میرے پاس آئی اور وہ کہنے لگی: میرے باپ نے میرا نکاح اپنے بھائی کے بیٹے سے اس وجہ سے کیا ہے وہ لوگوں کی نظروں میں عزت والا بن جائے اور میں اسے ناپسند کرتی ہوں۔ میں نے اس سے کہا: بیٹھ جاؤ، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ پس آپ نے آپ کو سارا واقعہ بتایا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے باپ کو بلوایا اور اس لڑکی کو اختیار دیا، تو وہ عرض کرنے لگی: یارسول اللہ! میرے باپ نے جو کچھ کیا مجھے قبول ہے، مگر میں یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ کیا عورتوں کو بھی اس معاملہ میں کسی طرح کا کوئی اختیار ہے؟

(ب) تشریح: اس حدیث مبارکہ میں بتایا گیا ہے کہ بالغہ عورت/لڑکی کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ اگر اس کے ولی اس کی کہیں شادی کرنا چاہیں تو وہ انکار یا اقرار کر سکتی ہے؟ یعنی اسے یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ چاہے تو اس شادی کو قبول کرلے اور چاہے تو اس سے انکار کردے، کیونکہ بالغہ عورت آزاد ہونے کے ساتھ ساتھ شرع کے احکام کی مخاطب اور مکلف ہوتی ہے۔ اب اس کی کم عقلی بھی ختم ہوگئی ہے۔

نکاحِ باکرہ میں "بِاِذْنِهَا" کا حکم:

اگر باکرہ کے ولی نے اس سے نکاح کرنے کی اجازت طلب کی اور باکرہ عورت اس کی بات سن کر خاموش رہی یا مسکرانے لگے تو یہ اس کی رضامندی کی/اجازت کی دلیل ہوگی اور اس کے ولی کو اس کا نکاح کرنے کی اجازت ہوگی۔ بشرطیکہ وہ بالغہ اور عاقلہ ہو۔

بغیر اِذْنِهَا کا حکم:

اگر بالغہ وعاقلہ باکرہ اگر زبان سے انکار کردے یا رونے لگے، تو یہ اس کی رضامندی نہ ہوگی تو اس پر

کوئی جبر نہیں ہے لیکن اگر وہ باکرہ نابالغہ ہے تو اس کا ولی اس کی اجازت کے بغیر بھی اس کا نکاح منعقد کروا سکتا ہے اور وہ صحیح ہوگا۔

سوال الثانی :۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قالت دخل علی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعندی رجل قاعدفا شتدذلک علیه و رایت الغضب فی وجهه فقلت یا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه اخی من الرضاعة فقال انظرن ما اخوانکن و مرة اخری انظرن من اخوانکن من الرضاعة فان الرضاعة عن المجاعة .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے مقدار رضاعت اور مدت رضاعت میں اختلاف ائمہ تحریر کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں آئے۔ میرے پاس ایک آدمی کو بیٹھے ہوئے پایا، تو آپ کو بہت ناگوار گزرا اور آپ کے چہرہ انور پر جلال کے آثار نمایاں تھے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ میرا رضاعی بھائی ہے، اس پر آپ نے فرمایا: تم دیکھ لیا کرو، تمہارے بھائی کون کونسے ہیں؟ دیکھ لیا کرو تمہارے بھائی کون کون سے ہیں؟ کیونکہ رضاعت کا اعتبار بھوک سے ہے۔

(ب) تشریح: اس حدیث مبارکہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ رضاعت کا تعلق چھوٹی عمر سے ہے یعنی اگر کسی عورت نے دو برس کے اندر اندر (جو کہ مدت رضاعت ہے) بچہ کو دودھ پلایا، تو اس سے رضاعت ثابت ہو جائے گی اور پھر رضاعت سے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو نسب ولادت سے ہوتی ہے۔

مدت رضاعت میں اختلاف ائمہ: مدت رضاعت میں اختلاف ائمہ درج ذیل ہیں:

(۱) جمہور اور صاحبین کا مذہب: ان کے نزدیک مدت رضاعت دو برس ہے، انہوں نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر 233 سے استدلال کیا:

ترجمہ: "مائیں اپنی اولاد کو مکمل دو سال دودھ پلائیں"۔

(۲) حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب یہ ہے کہ مدت رضاعت ۲ سال دو ماہ ہے۔

(۳) حضرت امام زفر رحمہ اللہ تعالیٰ کا نظریہ ہے کہ مدت رضاعت تین سال ہے۔

(۴) علامہ ابن حزم کے نزدیک مدت رضاعت کا تعین نہیں ہے، بچپن یا جوانی میں جب بھی کوئی دودھ پیئے گا، رضاعت ثابت ہو جائے گی۔ البتہ وہ منہ سے چوس کر دودھ پینا شرط قرار دیتے ہیں

کوئی شخص برتن میں ڈال کر عورت کا دودھ پیے گا تو رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔

(۵) حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کا نقطہ نظر ہے کہ مدت رضاعت اڑھائی سال ہے۔ اس سے زیادہ مدت میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس ارشاد ربانی سے استدلال کیا ہے: وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ (الاحقاف ۱۵) بچے کے حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت اور دودھ چھڑانے کی مدت تیس ماہ ہے۔

مقدار رضاعت میں آئمہ اربعہ کا مذہب:

رضاعت کی مقدار کم ہو یا زیادہ جب وہ مدت رضاعت میں حاصل ہو تو حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔ امام شافعی کے نزدیک مقدار رضاعت پانچ گھونٹ ہیں۔

السوال الثالث: عن ابن عمر قال لعن رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الواصلة وا لمستوصلة والواشمة والموتشمة . عن عبداللہ قال لعن الله المتنمصات والمتفلجات الا العن من لعن رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(الف) مذکورہ دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کی صرفی تحقیق کریں؟

جوابات: (الف) حدیث (۱) کا ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی بال جوڑنے اور جڑوانے والی عورت پر، بالوں کو گودنے اور گدوانے والی عورت پر۔

حدیث (۲) کا ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ بالوں کو اکھیڑنے اور دانتوں میں کشادگی کرنے والی عورتوں پر اللہ نے لعنت کی ہے۔ مگر میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے۔

(ب) خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

المستوصلة: صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل

الموتشمة: صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل

المتنمصات: صیغہ جمع مؤنث اسم فاعل

القسم الثانی ... ابن ماجه

السوال الرابع: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ

...اقْرَؤُوهُ وَارْقُدُوا فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ وَ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوحُ رِيحُهُ كُلَّ مَكَانٍ وَ مَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَرَقَدَ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ أُوكِيَ عَلَى مِسْكٍ.

سوالات:

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے قرآن وحدیث کی روشنی میں علم وعلماء کی فضیلت پر نوٹ لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب:

سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن پاک سیکھو اور اس کو پڑھا کرو، کیونکہ جو شخص قرآن پاک کا علم حاصل کرنے کے بعد اس کی قرأت بھی کرے اور قیام کی حالت میں اسے پڑھے بھی، اس کی مثال اس تھیلی کی سی ہے، جو مشک سے بھری ہوئی ہو اور اس کی خوشبو ہر جگہ پھیلی ہو۔ جو شخص قرآن مجید کا علم حاصل کر کے سو جائے اور قرآن مجید اس کے ذہن ودل میں ہو، تو اس کی مثال اس تھیلی کی سی ہے جس کے منہ کو باندھ دیا گیا ہو۔

(ب) تشریح حدیث مبارکہ: اس حدیث مبارکہ میں قرآن کریم کو سیکھنے اور پڑھنے کی فضیلت بیان ہوئی ہے، قرآن سیکھنے اور پڑھنے والے کے سینے کو تھیلی سے تشبیہ دی گئی ہے اور قرآن کریم کو مشک سے۔ لہٰذا جب قاری قرآن قرآن پڑھتا ہے، تو اس کی آواز پھیلتی ہے اور ہر سننے والے کی سماعت تک پہنچتی ہے اور اس کی برکت گھر میں پھیل جاتی ہے۔ جو قرآن پڑھتے ہوئے ہونے کے باوجود اس کو نہیں پڑھتا اس کی مثال ایسی ہے جیسے تھیلی کا منہ بند ہو، جس سے نہ تو خوشبو پھیلتی ہے اور نہ ہی اس سے کسی کا فائدہ ہوتا ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں یہ مسئلہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ نماز میں فرض قرأت کی بقدر سورتوں یا آیتوں کا سیکھنا ہر مسلمان کے لیے فرض عین ہے۔

علم کی فضیلت: جس شخص کو اللہ تعالیٰ بھلائی کے لیے چن لیتا ہے تو اسے علم کی دولت سے نوازتا ہے، تاکہ وہ اللہ کی معرفت حاصل کر سکے۔ بلاشبہ علم وہ نور ہے جو اللہ دلوں میں ڈالتا ہے۔ علم کے ذریعے انسان اچھے اور برے میں تمیز کر سکتا ہے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک جگہ سے ہوا تو وہاں پر دو مجلسیں ہو رہی تھیں، ایک میں اللہ کا ذکر ہو رہا تھا اور دوسری مجلس مذاکرہ علم سے متعلق تھی۔ آپ دوسری مجلس میں شریک ہو گئے اور فرمایا: یہ زیادہ بہتر ہے یعنی عالموں کی ہم نشینی اختیار فرما کر اس کی فضیلت کو واضح فرمایا۔ اس کی فضیلت درج ذیل احادیث سے بھی واضح ہوتی ہے:

۱- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تمہارے پاس علم کے طالب لوگ آئیں گے، جب تم انہیں دیکھو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق انہیں مرحبا مرحبا کہنا اور انہیں اچھی طرح سے علم سکھانا۔ راوی کا بیان ہے: میں نے حکم سے دریافت کیا: "اقنوھم" سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: علم سکھانا۔

۲- حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے، تو ان کا گھر عیادت کرنے والوں سے بھر گیا، اس پر انہوں نے اپنا پاؤں سمیٹ لیا اور فرمایا: ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، حتیٰ کہ آپ کا گھر بھر گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کروٹ کے بل استراحت فرما تھے، جب آپ نے ہمیں ملاحظہ کیا، تو اپنے قدمین شریفین کو سمیٹ لیا اور فرمایا: میرے بعد تمہارے پاس لوگ حصول علم کے لیے آئیں گے، تو تم انہیں مبارک باد دینا اور انہیں علم سکھانا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے ان لوگوں کو بھی دیکھا، جو نہ تو ہمیں مرحبا کہتے ہیں اور نہ ہی مبارک دیتے ہیں، ماسوا اس کے کہ ہم ان کے پاس چلے جائیں، تو وہ لاپرواہی اختیار کرتے ہیں۔

۳- اطلبوا العلم ولو بالصین یعنی تم علم دین حاصل کرو، خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔

پس اگر علم کی کوئی اہمیت وفضیلت نہ ہوتی، تو ان احادیث مبارکہ میں اس کے حصول پر زور نہ دیا جاتا اور نہ ہی اس کے سیکھانے کا ذکر ہوتا۔

علماء کی فضیلت:

العلماء سے مراد وہ لوگ ہیں جو یہ جانتے ہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

ترجمہ: "بے شک اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں"۔ (فاطر: 28)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "کیا عالم اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟" (الزمر: 9)

ایک عالم کی فضیلت بہت سی احادیث میں بھی وارد ہے:

۱- حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے لوگوں کو علم سکھایا، تو اسے اس پر عمل کرنے والوں کے برابر اجر وثواب ملے گا اور عمل پیرا ہونے والے لوگوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت عابد اور عالم کو لایا جائے گا، عابد سے کہا جائے گا تم جنت میں داخل ہو جاؤ، جبکہ عالم سے کہا جائے گا رکو! اور لوگوں کی شفاعت کرو، کیونکہ تم نے ان کے اخلاق کو سنوارا ہے۔ (شعیب الایمان)

السوال الخامس: عن انس بن مالك قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طلب العلم فريضة على كل مسلم و اضع العلم عند غير اهله كمقلد الخنازير الجوهر و اللؤلؤ و الذهب .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور تشریح وتوضیح سپرد قلم کریں؟

(ب) نااہل کے سامنے علم پیش کرنے والے کو خط کشیدہ کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ تحریر کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور نااہل کو علم سکھانا ایسا ہے جیسے خنزیر کے گلے میں جواہرات، موتیوں اور سونے کا ہار پہنایا جائے۔

تشریح وتوضیح: حدیث مبارکہ کے پہلے حصہ میں علم کی فرضیت بیان کی گئی ہے۔ جس سے مراد وہ علم ہے جو ہر مسلمان کے لیے سیکھنا فرض ہے یعنی دین کے بنیادی وضروری مسائل اور قرآن کی تعلیم وغیرہ۔ دوسرے حصے میں نااہل کے سامنے علم کے اعلیٰ نکات کو بیان کرنے سے روکا گیا ہے، کیونکہ جب نااہل کے سامنے علم کے اسرار ورموز بیان کیے جائیں جو اس کی سمجھ سے بالاتر ہوں، تو وہ غلط فہمی کا شکار ہو جائے گا۔ نافہمی کی وجہ سے ان کا منکر ہو جائے گا۔ لہٰذا نااہل لوگوں کے سامنے علم کی بات کرنا علم کو مہمل وبیکار بنانے کے مترادف ہے، کیونکہ نہ تو وہ علم وحکمت کی بات سمجھیں گے اور نہ ہی اس سے فائدہ اٹھائیں گے اور بالآخر وہ علم تلف اور ضائع ہونے کے مترادف ہوگا۔

(ب) خط کشیدہ سے تشبیہ دینے کی وجہ: ملا علی قاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ نااہل کو علم کی باریکیاں سکھانا جو اس کی سمجھ سے بالاتر ہوں۔ بعض ... خنزیر ایک نجس اور قابل مذمت جانور ہے۔ قیمتی جواہرات کو حقیر حیوانات کے گلے میں پہنانا ... جواہرات کی توہین ہے۔ اسی طرح نااہل لوگوں کے سامنے پیش کرنا علم کو بے مول کرنا ہے۔ کیونکہ جب وہ ایسی باتیں سنیں گے جو ان کی عقل کے ادراک سے باہر ہوں، تو وہ اسے جھٹلا دیں گے، نااہل لوگوں سے مراد بد مذہب دینی ...

ذہن بند رکھنے والے، اسلام کی بدنامی کا سبب بننے والے اور بے عمل لوگ مراد ہیں۔

السوال السادس: عن سهل بن سعد الساعدي قال اتى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دلني على عمل اذا انا عملته احبني الله و احبني الناس فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ازهد في الدنيا يحبك الله وازهد فيما في ايدي الناس يحبوك .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) خط کشیدہ کی صرفی تحقیق کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کی طرف راہنمائی کیجیے جس کے کرنے سے اللہ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں؟ رسول اللہ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ، اللہ تم سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے قبضے میں ہے اس سے بے رغبت ہو جاؤ، وہ (لوگ) تم سے محبت کرنے لگیں گے/تم سے محبت کریں گے۔

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں دنیا سے بے رغبتی اور اس کے مال و دولت سے بے رغبتی کا درس دیا گیا ہے کہ دنیاوی زندگی کی مثال ایسی ہے جیسے بارش نے اُگایا ہوا سبزہ کہ کسانوں کو بھلا معلوم ہوتا ہے لیکن پھر وہ کسی آسمانی آفت یا زمینی آفت کے سبب سوکھ جائے تو بے کار ہو جاتا ہے۔ یہی حال دنیا کے طالب کا ہے۔ وہ اپنی زندگی کے ساتھ بہت سی امیدیں رکھتا ہے اور اس کے لیے ہر حد سے گزر جاتا ہے، اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مبارکہ میں دنیا سے بے رغبتی کا درس دیا تاکہ انسان ہر چیز سے بے نیاز ہو کر اللہ کا ہو جائے اور جو اللہ کا ہو جاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے محبت فرمانے لگتا ہے اور اس کے ہاتھ، ناک، آنکھ، کان اور پاؤں وغیرہ بن جاتا ہے۔ الغرض انسان کی رضا اللہ کی رضا بن جاتی ہے۔ یہ بھی دنیا کا دستور ہے کہ جب کوئی شخص کسی کی چیز پر نظر رکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے پاس چلے جائے اور میرے پاس آ جائے، تو ایسے حاسد سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔ جب وہ ان سے اور ان کی چیزوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے، تو وہ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور اس کی عزت کرتے ہیں۔

(ب) خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

دلني: صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مجرد مضاعف از باب نَصَرَ يَنْصُرُ۔

ازهد: صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ۔

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/ ۱۴۴۵ھ

الورقة السادسة:

شرح معانی الآثار

الوقت المحدد: ثلاث ساعات

مجموع الارقام: ۱۰۰

الملاحظة: اجب عن ثلثة اسئلة فقط۔

السوال الاول: عن عمرو بن مرة قال دخلت مسجد حضر موت فاذا علقمة بن وائل يحدث عن ابيه ان رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان يرفع يديه قبل الركوع و بعده فذكرت ذلك لا براهيم فغضب و قال راه هو و لم يره ابن مسعود ولا اصحابه .

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کو وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت پر کیوں ترجیح حاصل ہے؟ حالانکہ دونوں صحابہ میں سے ہیں۔

(ج) رفع یدین کے مسئلہ کے بارے میں نظرِ طحاوی ذکر کریں؟

السوال الثانی: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قالت كان الوتر سبعا و خمسا والثلث بتيراء لكرهت ان تجعل الوتر ثلثالم يتقد مهن شيء حتّٰى يكون قبلهن غيرهن .

(الف) ترجمہ کریں اور وتر کا حکم عند الائمة الاربعة بیان کریں؟

(ب) تعدادِ رکعات وتر میں اختلاف ائمہ بیان کرتے ہوئے نظرِ طحاوی ذکر کریں؟

السوال الثالث: عن ابن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قال طلقت امر اتی و هی حائض فردها علی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حتّٰى طلقتها و هی طاهر .

(الف) ترجمہ کریں، نیز حالت حیض میں دی گئی طلاق کا حکم دلیل کے ساتھ تحریر کریں؟

عن طاؤس ان ابا الصهباء قال لابن عباس اتعلم ان الثلاث كانت تجعل واحدة .

(ب) حدیث مذکور ائمہ اربعہ کے مؤقف کے خلاف ہے ان کی طرف سے کیا جواب ہے؟

(ج) طلاق بدعت سے کیا مراد ہے اور اس کا حکم کیا ہے؟

السوال الرابع: (الف) عدت کا حکم و حکمت بیان کرتے ہوئے عدت وفات، عدت طلاق اور عدت منقود سپرد قلم کریں؟

قال ابو جعفر اختلف الناس فی الاقراء فقال قوم هی الحيض و قال آخرون هی

الاظهار .

(ب) مذکورہ مسئلہ میں احناف اور شوافع کا اختلاف بیان کرتے ہوئے احناف کا مؤقف مع دلیل تحریر کریں؟

(ج) امام طحاوی کا نام قلمبند کریں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة السادسة: شرح معانی الآثار

السوال الاوّل: عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حَضْرَمَوْتَ فَإِذَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيْمَ فَغَضِبَ وَقَالَ رَآهُ هُوَ وَلَمْ يَرَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَلَا أَصْحَابُهُ .

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کو وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت پر کیوں ترجیح حاصل ہے؟ حالانکہ دونوں صحابہ میں سے ہیں۔

(ج) رفع یدین کے مسئلہ کے بارے میں نظر طحاوی ذکر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرموت والی مسجد میں داخل ہوا، پس وہاں حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے رکوع کرنے سے پہلے اور رکوع کرنے کے بعد۔ راوی کہتے ہیں میں نے اس کا ذکر حضرت ابراہیم نخعی سے کیا، تو اس پر وہ ناراض ہوئے اور فرمانے لگے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں کرتے دیکھا ہے، تو پھر (اصل بات یہ ہے کہ) حضرت ابن مسعود اور ان کے ساتھیوں نے ایسا کیوں نہ دیکھا؟

(ب) حضرت ابن مسعود کی روایت کو ترجیح دینے کا سبب: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اگر چہ دونوں صحابی ہیں اور حضرت علقمہ بن وائل کی روایت کی تردید اس لیے کی گئی ہے، کیونکہ حضرت ابن مسعود پہلے صحابی ہیں اور اس وجہ سے وہ رسول اللہ صلی

علیہ وسلم کے احوال وافعال سے حضرت علقمہ بن وائل کی بنسبت زیادہ واقف تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ مہاجروں کے ساتھ رہیں تاکہ وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال سے اچھی طرح واقف رہیں اور انہیں یاد رکھ پائیں۔ اس کے علاوہ ترجیح دینے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ امام ابو جعفر طحاوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ایک ہیں، جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی تھے، تاکہ وہ علم حاصل کر لیں نماز کے دوران آپ کے افعال کا کہ آپ کیسے نماز ادا کرتے تھے تاکہ وہ لوگوں کو اس کی تعلیم دے سکیں؟ تو ان حضرات نے اس سے متعلق جو بات بیان کی وہ اس سے زیادہ مستند ہوگی کہ اس صحابی کی نقل سے جو دوران نماز ان حضرات سے زیادہ دور ہوتے تھے۔

(ج) رفع یدین اور نظر طحاوی: امام طحاوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا مقصود کسی بھی راوی کے ضعف کو نمایاں کرنا نہیں اور نہ ہی یہ میرا طریقہ ہے مگر صرف فریق مخالف کی زیادتی کو واضح وعیاں کرنا مقصد ہے۔ پھر اگر فکر ونظر کے حوالے سے غور کریں تو اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ ابتدا تکبیر میں رفع یدین پایا جاتا تھا۔ دونوں سجدوں کے درمیان جو تکبیر ہے، اس میں رفع یدین نہیں ہے مگر سجدہ سے اٹھنے اور رکوع کی تکبیر میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے کہا: اس کا حکم صرف شروع والی تکبیر جیسا ہے، جس طرح اس کے اندر ہاتھ بلند کیا کرتے ہیں یونہی ان کے اندر بھی ہاتھوں کو بلند کریں گے۔ بعض دوسروں نے کہا: ان کا حکم دونوں سجدوں کے درمیان تکبیر تو وہ حکم نہیں رکھتی، اس لیے کہ اگر فرضی طور پر مان لیں کہ اس کو چھوڑ دے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی جبکہ وہ دونوں نماز کے سنن سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ جس وقت وہ نماز کی سنتوں میں سے ہے، جس طرح اٹھنے کی تکبیر نماز کے ارکان سے تعلق نہیں رکھتی، اس لیے کہ فرض مان لیں کہ اگر اس کو ترک کر دے، تو نماز ٹوٹے گی نہیں۔ یہ دونوں تکبیریں نماز کی سنتوں سے تعلق رکھتی ہیں، تو نماز کی سنت کا جو حکم ہے، جس طرح کہ دونوں سجدوں کے مابین تکبیر کا حکم ہے، تو وہی حکم ان کا بھی ہے۔ لہٰذا دونوں کے اندر رفع یدین نہیں ہوگا، اس بارے میں نظر وفکر کا یہی تقاضا ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ اسی بات کے قائل ہیں۔

ابو بکر بن عیاش کا بیان ہے کہ میں نے کسی بھی فقیہ کو کبھی بھی تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرتے ہوئے نہ دیکھا۔

السوال الثانی: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قالت كان الوتر سبعا و خمسا والثلث بنيراء لكرهت ان تجعل الوتر للثالم يتقدمهن شيء حتى يكون قبلهن غيرهن.

(الف) ترجمہ کریں اور وتر کا حکم عند الائمة الاربعة بیان کریں؟

(ب) تعداد رکعات وتر میں اختلاف ائمہ بیان کرتے ہوئے نظر طحاوی ذکر کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں کہ (آپ کے) وتر سات، پانچ اور تین رکعتیں تھیں۔ تین بہترین ہیں آپ یہ بات پسند نہیں کرتی تھیں کہ صرف تین رکعتیں وتر پڑھیں۔ ان سے پہلے کچھ بھی نوافل وغیرہ ادا نہ کیے جائیں۔

وتر کا حکم: حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک قول معتمد کے مطابق وتر کی نماز واجب ہے جبکہ صاحبین کے نزدیک نماز وتر سنت مؤکدہ ہے اور دیگر ائمہ وشوافع کا مسلک یہ ہے کہ نماز وتر مسنون ہے۔

(ب) تعداد رکعات وتر میں اختلاف:

نماز وتر کی ادائیگی میں کسی کا اختلاف نہیں لیکن اس کی رکعات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ کسی کے نزدیک ایک رکعت اور کسی کے نزدیک تین رکعات وتر ہیں۔ آیئے آئمہ کے مؤقف کو جانتے ہیں۔

امام ابوحنیفہ کا مؤقف: امام ابوحنیفہ کے نزدیک وتر تین رکعت ہیں اور ان میں ایک ہی سلام ہے۔

دلیل: عقبہ بن مسلم کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمر سے وتر کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم دن کے وتر کو جانتے ہو؟ تو میں نے کہا وہ نماز مغرب ہے۔ انہوں نے کہا: تم نے سچ کہا یا تم نے اچھا جواب دیا: پھر آپ نے فرمایا: ہم مسجد میں تھے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر یا رات کی نماز کے متعلق پوچھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو، دو رکعت ہے، جب تمہیں صبح (صادق) ہو جانے کا خوف ہو، تو ایک رکعت سے نماز کو وتر بنا دو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رات کے وتر کو دن کے یعنی مغرب کی نماز کی طرح قرار دیا تو واضح ہو گیا کہ وتر تین رکعات ہیں، ان میں سلام نہیں جیسا کہ مغرب کی نماز تین رکعات ہیں ان کے درمیان سلام نہیں۔ مذکورہ بالا حدیث بھی ہمارے مؤقف کی دلیل ہے۔

امام شافعی وامام مالک کا مؤقف: ان حضرات کے نزدیک وتر کی تین رکعات ہیں مگر ان میں سلام کے ذریعے فصل کیا جائے یعنی دو سلاموں کے ساتھ۔ اس میں ایک رکعت کا بھی احتمال پایا جاتا ہے۔

دلیل: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو دو رکعت ہیں، جب تمہیں صبح (صادق) ہو جانے کا خوف ہو، تو ایک رکعت پڑھ کر اپنی نماز کو وتر بنالو۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے باپ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دو رکعت اور وتر کو سلام سے علیحدہ کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی

...رنے تھے۔

...تعداد رکعات وتر اور نظر طحاوی: امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: مسنون رکعت واحدہ ... کا
...مطلب یہ ہے کہ ایک رکعت اس طرح پڑھے کہ اس نے پہلے دو رکعات پڑھ لی ہوں تاکہ یہ رکعت شفع یعنی ان
...رکعت سے پہلے پڑھی گئی دونوں رکعتوں کو طاق کر دے۔ ایک رکعت علیحدہ نہ پڑھی جائے بلکہ دونوں
...رکعتوں کو طاق کر دے، گویا ایک رکعت علیحدہ نہ پڑھی جائے بلکہ دو رکعتوں کے ساتھ ملا کر پڑھی جائے۔

...سوال الثالث: عن ابن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قال طلقت امرأتي و هي حائض فردها
علي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حتى طلقتها و هي طاهر.

(الف) ترجمہ کریں نیز حالت حیض میں دی گئی طلاق کا حکم دلیل کے ساتھ تحریر کریں؟

عن طاؤس ان ابا الصهباء قال لابن عباس اتعلم ان الثلاث كانت تجعل واحدة.

(ب) حدیث مذکور ائمہ اربعہ کے مؤقف کے خلاف ہے ان کی طرف سے کیا جواب ہے؟

(ج) طلاق بدعت سے کیا مراد ہے اور اس کا حکم کیا ہے؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مجھے واپس لوٹانے کا حکم صادر فرمایا، یہاں تک کہ میں نے اسے حالت طہر میں طلاق دی۔

حالت حیض میں دی گئی طلاق کا حکم: صورت مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص حالت حیض میں اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے، تو وہ طلاق واقع ہو جائے گی، اور ایسا کرنا گناہ ہے۔ ہر چند کہ اچھے لوگوں کے یہاں یہ بات ناپسندیدہ سمجھا جائے گا، مگر اس کے باوجود وقوع طلاق میں کسی بھی طرح کا کوئی شبہ یا شائبہ نہیں ہے۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ شوہر طلاق سے رجوع کرے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر کسی فقہی مذہب کی حمایت یا مخالفت کے بغیر اپنے اجتہاد کی بنیاد پر مؤقف اختیار کیا ہے کہ حالت حیض میں دی گئی طلاق واقع ہو جائے گی۔ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے واقعہ سے استدلال کیا ہے کہ انہوں نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہونے پر رجوع کرنے کا حکم دیا، پھر رجوع کے بعد انہوں نے اپنی بیوی کو اس وقت طلاق دی جب وہ حالت طہر میں تھی۔

(ب) تین طلاقوں کے وقوع کے حوالے سے آئمہ اربعہ کا مؤقف:

بیک وقت تین طلاقیں دینے سے ان کے وقوع یا عدم وقوع کے حوالے سے آئمہ اربعہ کا متفقہ مؤقف

یہ ہے کہ اس صورت میں تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔ چنانچہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

ایک بار تین طلاق دینے سے نہ صرف نزد حنفیہ بلکہ اجماع مذاہب اربع تین طلاقیں ہو جاتی ہیں۔ امام شافعی، امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ آئمہ متبوعین سے کوئی امام اس باب میں اصلاً خلاف نہیں رکھتا۔ عورت اس کے نکاح سے ایسی خارج ہوئی کہ اب بے حلالہ ہرگز اس کے نکاح میں نہیں آسکتی۔ اگر یونہی رجوع کر لیا جائے بلا حلالہ نکاح جدید باہم کر لیا، تو دونوں مبتلائے حرام کاری ہوں گے اور عمر بھر حرام کاری کریں گے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا یعنی: "جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے راستہ نکال دیتا ہے۔"

اس نے تقویٰ نہ کیا بلکہ خلاف خدا و رسول تین طلاقیں لگاتار دینے کا مرتکب ہوا، اللہ عزوجل نے اس کے لیے مخرج نہ رکھا، اب حلالہ کے سخت تازیانے سے اسے ہرگز مفر نہیں، یہاں تک کہ آئمہ دین نے فرمایا: اگر قاضی شرع حاکم اسلام ایسے مسئلہ میں ایک طلاق پڑنے کا حکم دے، تو وہ حکم باطل و مردود ہے۔

جمہور صحابہ، تابعین اور ان کے بعد والے مسلمانوں کے آئمہ کرام کا مسلک ہے: بیک لفظ تین طلاقیں تین ہوں گی۔ امام مجاہد سے سنن داؤد میں مروی ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا، تو ایک شخص آیا اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں، مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کچھ دیر خاموش رہے، تو میں نے خیال کیا کہ شاید ابن عباس سائل کو بیوی واپس کر دیں گے، تو کچھ دیر بعد آپ نے فرمایا: تم میں سے بعض لوگ بیوی کی طلاق دیتے ہوئے حماقت سے کام لیتے ہیں۔ ابن عباس کہتے ہیں، تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی سبیل پیدا فرما دیتا ہے، جبکہ تو نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے اور تیری بیوی تجھ سے لاتعلق ہو چکی ہے۔

(ج) طلاق بدعت اور اس کا حکم:

طلاق بدعت کی تین صورتیں ہیں:

i- ایک ہی مجلس میں بیک وقت تین طلاقیں دینا خواہ ایک کلمہ سے ہوں یا متعدد کلمات سے، تو یہ تینوں واقع ہو جائیں گی۔

ii- حالت حیض میں ایک طلاق دینا، اس میں رجوع کرنا واجب ہے لیکن ایک طلاق واقع ہو جائے گی۔

iii- جن ایام میں عورت سے صحبت کی ہو ان میں ایک طلاق دینا، تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ مگر یاد

رہے کہ طلاق بدعت دینے والا گناہ گار ہوتا ہے۔ (درمختار مع الرد المحتار ج4، ص32)

السوال الرابع: (الف) عدت کا حکم وحکمت بیان کرتے ہوئے عدت وفات، عدت طلاق اور عدت مفقود پر قلم کریں؟

قال ابو جعفر اختلف الناس فی الاقراء فقال قوم هی الحیض و قال آخرون هی الاطهار۔

(ب) مذکورہ مسئلہ میں احناف اور شوافع کا اختلاف بیان کرتے ہوئے احناف کا مؤقف مع دلیل تحریر کریں؟

(ج) امام طحاوی کا نام قلمبند کریں؟

جوابات: (الف) عدت کا حکم وحکمت:

عورت کے لیے عدت گزارنا واجب ہے، عدت گزارنے میں ایک حکمت یہ ہے کہ استبرائے رحم ہو جائے۔ عدت کے ذریعے نکاح کا مقام ومرتبہ واضح ہو جاتا ہے اور نسب محفوظ رہے۔

عدت وفات: اگر کسی عورت کا شوہر وفات پا جائے تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہیں (قمری مہینوں کے اعتبار سے)۔

عدت طلاق: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور وہ غیر حاملہ ہو تو اس کی عدت تین حیض ہیں۔ اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔

عدت مفقود: اگر کسی عورت کا شوہر لاپتہ ہو جائے تو اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ اس کی واپسی کا انتظار کرے، لیکن اگر وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے تو وہ قاضی کے پاس جا کر اپنا مسئلہ مع گواہان بیان کرے، تو قاضی بیوی کو چار سال تک مزید انتظار کا حکم دے گا، اگر اس دوران بھی شوہر کا پتہ نہ چلے تو قاضی شوہر کو مردہ قرار دے، تو وہ عورت چار ماہ دس دن عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے، لیکن اگر ایک سال تک نکاح فسخ کا وقت ہو جائے یا نفقہ نہ ہو، تو پھر عورت تین حیض عدت پوری کرے گی۔

(ب) مذکورہ مسئلہ کی وضاحت:

امام ابو جعفر فرماتے ہیں کہ لفظ "اقراء" میں اہل علم میں اختلاف پایا جاتا ہے، ایک گروہ کے نزدیک یہ "حیض" ہے اور دوسرے کہتے ہیں یہ "طہر" ہے۔ مذکورہ مسئلہ یعنی لفظ "اقراء" کے معنی میں امام ابو حنیفہ اور امام مالک کا اختلاف درج ذیل ہے:

احناف کا مؤقف: احناف کے نزدیک "قروء" سے مراد "حیض" ہے۔

شوافع کا مؤقف: شوافع کے نزدیک "قروء" سے مراد "طہر" ہے۔

موقف احناف پر دلیل: آپ نے ایک مستحاضہ عورت سے فرمایا: "تم اپنے اقراء کے ایام میں نماز ترک کر دو۔" اس حدیث مبارکہ میں "اقراء" سے صریحاً "حیض" مراد ہے۔ جو کہ نبی پاک کی زبان مقدس سے جاری ہوا، اور یہی ہماری دلیل ہے۔

(ج) امام طحاوی کا اسم گرامی:

امام طحاوی کا پورا نام "الامام الحافظ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن عبد المالک بن مسلمہ بن سلیم بن خباب الازدی المصری الطحاوی حنفی" ہے۔

☆☆☆